4

شعبۂ بینکاری کی لچکداری

بیس لائن اور دباؤ کے منظرناموں کے تحت بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر دباؤ آتا ہے ، لیکن تخمین شدہ تین سال کی مدت کے دوران یہ ملکی ضوابطی معیارات سے خاصی زیادہ رہتی ہے ۔ نظامیاتی لحاظ سے اہم بڑے بینکوں کی سرمائے کی بفرز کی سطح کافی بلند رہتی ہے اور توقع ہے کہ وہ جائزے کی مدت میں مفروضہ دھچکوں کے اثرات کو برداشت کر لیں گے ۔ اسی طرح ، درمیانے اور چھوٹے درجے کے بینکوں کے بھی ان دھچکوں کے مقابلے میں مضبوط رہنے کی توقع ہے ۔ تاہم ، بیس لائن منظرنامے کے تحت قرضوں میں اضافہ نسبتاً بلند رہنے کا امکان ہے ، جبکہ دباؤ کے منظرنامے میں قرضوں کی نمو میں سست رفتاری متوقع ہے ۔ عالمی اجناس کی منڈیوں اور کلی مالی حالات کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک آف پاکستان صورتحال پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور مالی استحکام کے تحفظ کی خاطر ضروری اقدامات اٹھانے کے لیے ہر وقت تیار ہے ۔

4 شعبۂ بینکاری کی لچک داری

4.1 عمومی جائزہ اور منظر نامے کا ڈیزائن

بینک دولت پاکستان (ایس بی پی) باقاعدگی سے میعادی دباؤ کی جانچ[1] کرتا ہے، جس میں سالانہ بنیاد پر کی جانے والی جامع اوپر نیچے کلی دباؤ کی جانچ[2] (ایم ایس ٹی) کی مشق بھی شامل ہے۔ یہ باب فرضی منظر ناموں[3] کے ڈیزائن اور اوپر نیچے کلی دباؤ کی جانچ کی مشق (ایم ایس ٹی) کے نتائج پر روشنی ڈالتا ہے، جو اسٹیٹ بینک ان منظر ناموں کے تحت بینکوں کی لچکداری کا جائزہ لینے کے لیے انجام دیتا ہے۔ ایم ایس ٹی ایک جامع اوپر نیچے کے منظر ناموں پر مبنی طرز فکر ہے جس کے تحت بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے گرد ڈیزائن کیے گئے منظر ناموں میں قرضوں، منڈی اور آپریشنل خطرات کے اثرات کی پیمائش کی جاتی ہے۔

کلی دباؤ کی جانچ میں دو منظر ناموں کو شامل کیا جاتا ہے: بیس لائن یا کاروبار کا معمول (ایس صفر) اور مفروضاتی دباؤ (ایس ون)۔[4] کلی دباؤ کی جانچ کی مشق میں تخمینہ لگانے کی مدت تین برس ہے، جو سال 2025ء کی پہلی سہ ماہی سے 2027ء کی چوتھی سہ ماہی تک محیط ہے۔ ان میں ایک متحرک بیلنس شیٹ فرض کی گئی ہے، جس میں قرضوں اور ان کی نادہندگی کی شرحوں کا تخمینہ کلی مالی خطرے کے عوامل میں پیش رفتوں کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے قرض گاری کے جزدان اور غیر فعال قرضوں کے تخمین شدہ راستوں کو ضوابطی سرمائے اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے میں استعمال کیا جاتا ہے، جو قرضوں، منڈی اور آپریشنل خطرات کے اثرات قبول کرتے ہیں۔ پیش گوئیوں کو ویکٹر آٹو ریگریسیو (وی اے آر) ماڈلز کے ایک مجموعے کو استعمال کرتے ہوئے حاصل کیا جاتا ہے۔

نظام کی سطح کے جائزے کے علاوہ شعبوں کے درمیان پائے جانے والے تنوع کو بھی بینکاری کی صنعت کے مختلف اجزا کے لیے اخذ کیا جاتا ہے، جن میں چھوٹے، درمیانے اور بڑے بینک شامل ہیں۔

4.2 بیس لائن منظر نامہ (ایس صفر)

سال کے آغاز میں کچھ مشکلات کے باوجود 2024ء میں مجموعی معاشی حالات میں استحکام رہا۔ معاشی نمو میں استحکام فراست پر مبنی زری اور مالیاتی پالیسیوں کی بدولت حاصل ہوا، جس کا نتیجہ مہنگائی میں تیزی سے کمی، جاری کھاتے کے توزن میں بہتری، زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے، شرح مبادلہ اور اجناس کی قیمتوں کے استحکام کی صورت میں برآمد ہوا۔ مزید برآں، آئی ایم ایف کے ساتھ کامیاب پیش رفت سے بھی سرمایہ کاروں کے مجموعی احساسات کو تقویت ملی۔[5]

سال 2024ء کے دوران کلی معاشی استحکام اور بتدریج معاشی بحالی کے پس منظر میں بیس لائن منظر نامے ایس صفر کو ملکی اور عالمی خطرے کے عوامل کے لحاظ سے تین اہم مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

---

1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) دباؤ کی جانچ کے لیے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے۔ ان طریقوں میں اوپر نیچے اور نیچے اوپر طرز فکر پر مبنی جانچ بھی شامل ہے اور یہ حساسیت اور کلی دباؤ کی جانچ کے طریقوں اور ماڈلز کے مجموعے کو بروئے کار لاتے ہیں۔ فی الوقت، اسٹیٹ بینک شعبۂ مالی استحکام (ایف ایس ڈی) کے سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء کے تحت وضع کیے گئے نظام پر عمل پیرا ہے۔

2 کلی دباؤ کی جانچ کو خطرہ جانچنے کا اہم آلہ تصور کیا جاتا ہے، کیونکہ اس سے مستقبل میں نقصان دہ معاشی تبدیلیوں کے نتیجے میں مالی اداروں کی دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

3 اس جائزے میں استعمال کیا گیا دباؤ کا منظر نامہ کلی معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں، بلکہ ایک فرضی، مربوط اور بلند خطرے (Tail Risk) پر مبنی پیمانہ ہے، جسے خاص طور پر کلی معاشی حالات میں مفروضاتی بگاڑ کے مقابلے میں بینکاری شعبے کی لچکداری جانچنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

4 ہم نے بی آئی ایس کی رپورٹ "بینکوں میں دباؤ کی جانچ: ایک جامع تجزیہ (2018ء)" میں دی گئی بیس لائن اور مفروضاتی دباؤ کے منظر ناموں کی تعریفیں استعمال کی ہیں۔ بیس لائن منظر نامہ معاشی اور مالی حالات کا ایسا مجموعہ ہے جو مستقبل کے معاشی اور مالی حالات کے ممکنہ راستے کی پیش گوئی سے ہم آہنگ ہوتا ہے، جبکہ مفروضاتی دباؤ کا منظر نامہ یا نقصان دہ منظر نامہ ایسے معاشی اور مالی حالات پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں بینکاری شعبے یا کسی انفرادی بینک کی کارکردگی پر دباؤ ڈالنے کے لیے وضع کیا گیا ہے: ماخذ: https://www.bis.org/fsi/publ/insights12.pdf

5 سال 2024ء کے دوران عالمی اور ملکی پیش رفت کا مختصر جائزہ باب 1 میں پیش کیا گیا ہے۔

مستحکم پالیسی کے تسلسل کے ساتھ معاشی اصلاحات پر مؤثرعمل درآمد متوقع ہے ۔ ۔ ۔

ایس صفر میں پیش گوئی کی مدت کے دوران پالیسی میں استحکام کے تسلسل کو فرض کیا گیا ہے، جس کا آغاز فروری 2024ء میں حکومت کی تبدیلی سے ہوا۔ توقع کی جاتی ہے کہ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف جائزوں کی بروقت تکمیل اور دوطرفہ / کثیر طرفہ قرضوں کی مستحکم دستیابی کے باعث مالیاتی اور بیرونی توازن میں مزید بہتری آنے کا امکان ہے۔ ان پالیسی اقدامات کے تسلسل سے حکومت کو مالیاتی، توانائی اور ریاستی ملکیت کی انٹرپرائزز (ایس او ایز) کے مسائل حل کرنے کے لیے گہری ساختی اصلاحات پر عملدرآمد کرنے کی گنجائش مہیا ہو گی۔ مزید برآں، ساختی اصلاحات کے نفاذ کے ساتھ استحکام کے اقدامات اور بیرونی قرضوں کی صورت حال میں بہتری سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا، ملکی کرنسی مضبوط ہو گی اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو جائے گا۔

مستحکم کرنسی اور مالیاتی یکجائی کی کوششوں سے امکان ہے کہ بیرونی قرضوں اور مجموعی سرکاری قرضوں کو قابو میں رکھنے میں مدد ملے گی۔ تاہم، توانائی کی قیمتوں پر ممکنہ نظر ثانی اور مالیاتی نظم و ضبط کی کوششوں کے تحت زراعانت کے خاتمے کے ساتھ اساسی اثر کمزور پڑنے سے قیمتوں پر اضافے کا دباؤ فرض کیا گیا ہے۔ اس لیے، مہنگائی کی بحالی کے ساتھ محتاط زری پالیسی کے باعث امکان ہے کہ معاشی نمو سست رہے گی۔

سازگار عالمی مالی حالات اور عالمی توانائی اجناس کی قیمتوں میں کمی متوقع ہے ۔ ۔ ۔

دوسرا، منظرنامے میں فرض کیا گیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے شروع کی گئی تحفظ پسندی پر مبنی حالیہ تجارتی پالیسیاں اور اس کے تجارتی شراکت داروں کی جانب سے ردعمل ایک سال کے دوران مختصر اور نرم ہو جائے گا۔[6] چین میں کمزور طلب اور غیر اوپیک پلس ممالک کی جانب سے مضبوط رسد کے نتیجے میں تیل کی قیمتوں میں کمی متوقع ہے۔[7] روس اور یوکرین کے تنازع کی شدت میں کمی اور غزہ جنگ کے خاتمے سے توقع ہے کہ توانائی کی قیمتوں پر دباؤ مزید کم ہو جائے گا۔ غذا کے معاملے میں سازگار موسمی حالات کے ساتھ رسد بڑھنے کا نتیجہ غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کی صورت میں نکلے گا۔[8] مستحکم عالمی معاشی نمو کے ساتھ مہنگائی میں مسلسل کمی کے باعث عالمی مالی حالات بہتر ہو جائیں گے۔

اجناس کی کم ہوتی قیمتوں کے سبب درآمدی بل میں مزید کمی کا امکان ہے، جبکہ برآمدی وصولیوں اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں نمو کا رجحان برقرار رہنے کی توقع ہے۔ مذکورہ پیش رفتوں کے ساتھ سازگار عالمی مالی حالات اور ملکی خطرے کی درجہ بندی میں بہتری سے بیرونی توازن کو اعانت، معاشی نمو کو تقویت، شرح مبادلہ کو مستحکم رکھنے اور ملکی قیمتوں پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملے گی۔

ملکی زرعی پالیسیوں اور ماحولیاتی واقعات قیمتوں پر دباؤ میں کمی کے اثر کو زائل کر سکتے ہیں ۔ ۔ ۔

ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ ملکی زرعی پالیسیوں میں حالیہ پیش رفتوں اور ماحولیات سے متعلق واقعات غذائی اجناس پر قیمتوں کے کم ہوتے دباؤ کے اثر کو زائل کر سکتے ہیں۔ پہلا، گندم کی کم از کم امدادی قیمت کے خاتمے سے گندم کاشت کرنے کی حوصلہ شکنی ہو گی اور اس کا نتیجہ صارفی قیمت پر دباؤ بڑھنے کی صورت میں نکلے گا۔ دوسرا، تین صوبوں نے اپنی متعلقہ صوبائی اسمبلیوں سے زرعی انکم ٹیکس کے قوانین منظور کیے ہیں۔[9] توقع ہے کہ اس ٹیکس کے نفاذ سے بڑے کاشت کار متاثر ہوں گے اور مجموعی غذائی اجناس کی قیمتوں پر اس کے محدود

---

6 عالمی اقتصادی امکانات اپ ڈیٹ، جنوری 2025ء انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف)۔

7 غیر اوپیک پلس ممالک، بشمول امریکا، گیانا، کینیڈا اور برازیل کی جانب سے 2025ء اور 2026ء میں مائع پیٹرولیم کی رسد میں اضافہ متوقع ہے۔ ماخذ: یو ایس انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن۔ 2025ء اور 2026ء میں غیر اوپیک ممالک کی جانب سے پیٹرولیم کی مائع رسد میں اضافہ: یو ایس انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن۔

8 اجناس کی منڈیوں کے امکانات، اکتوبر 2024ء، عالمی بینک۔

9 زرعی آمدنی کے ٹیکس قوانین میں زرعی آمدنی پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس شرح، ٹیکس سے مستثنیٰ کم از کم زرعی آمدنی، اور زرعی آمدنی پر سپر ٹیکس سمیت مختلف تجاویز شامل ہیں۔ یہ ٹیکس یکم جنوری 2025ء سے وصول کیے جانے کی تجویز ہے۔

اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے، تاہم اس سے مہنگائی میں کمی کی رفتار سست ہو سکتی ہے۔

شکل 4.1 : حقیقی جی ڈی پی کی نمو

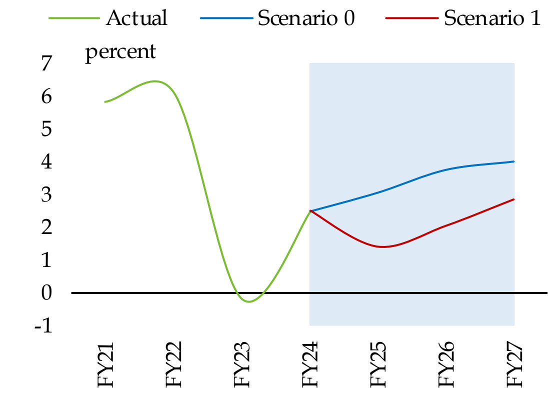

Source: SBP Calculations

مزید برآں، ماحولیاتی تبدیلی کے باعث قدرتی آفات کے اعادے کے مقابلے میں پاکستان کی کمزوری کے پیش نظر پیش گوئی کی مدت میں محدود پیمانے کے ماحولیاتی خطرے پر مبنی واقعات معاشی نقصانات پر منتج ہو سکتے ہیں۔[10] منظرنامے میں فرض کیا گیا ہے کہ اوسط سطح کے سیلاب اور خشک سالی (کچھ علاقوں میں) معاشی سرگرمیوں پر اثرانداز ہو سکتی ہے، اور غذائی مہنگائی میں عارضی اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔

نتیجتاً، بحیثیت مجموعی معاشی نمو کی کمزوری فرض کی گئی ہے جبکہ امکان ہے کہ مہنگائی کا دباؤ مالیاتی یکجائی پر مبنی مستحکم ماحول کے ساتھ ہدف کے قریب رہے گا ---

اس تناظر میں، ایس صفر میں مالی سال 25ء کے دوران جی ڈی پی میں تقریباً 3.1 فیصد اور مالی سال 26ء میں 3.7 فیصد نمو ہو گی۔ اسی طرح عالمی اور ملکی معاشی ماحول میں فرض کی گئی بہتری کے باعث مالی سال 27ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو بڑھ کر 4.0 فیصد تک پہنچنے کی توقع ہے (**شکل 4.1**)۔ مزید برآں، سال بسال اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 25ء میں کم ہو کر 6.1 فیصد پر آ سکتی ہے، جبکہ مالی سال 26ء اور مالی سال 27ء میں بالترتیب اضافے کے ساتھ 7.1 اور 6.5 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، جو 5 تا 7 فیصد کے وسط مدتی ہدف سے ہم آہنگ ہے (**شکل 4.2**)۔

شکل 4.2: مہنگائی

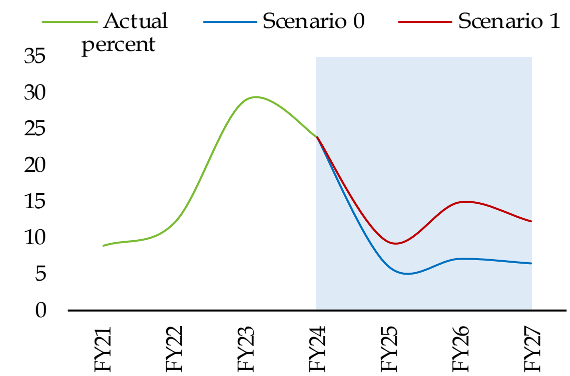

Source: SBP Calculations

4.3 مفروضاتی دباؤ کا منظرنامہ (ایس ون)

مفروضاتی دباؤ کے منظرنامے ایس ون کے تحت خطرے کے عالمی اور ملکی عوامل کے متعلق درج ذیل مفروضات وضع کیے گئے ہیں۔

پالیسی میں بے یقینی ساختی اصلاحات کی رفتار سست کر سکتی ہے ---

اشد ضروری ساختی اصلاحات اور قرضہ جاتی پائیداری کو نافذ کرنے کے لیے مالیاتی پالیسی کا تسلسل کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ قرضوں کی بلند ضروریات کے پیشِ نظر مالیاتی پالیسی سے کسی بھی قسم کا انحراف محصولات جمع کرنے اور اخراجات میں کمی کی کوششوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو گا۔ ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ محصولات کی کم وصولی اور بعض شعبوں کی معاونت کے لیے ٹیکسوں میں رعایت اور زر اعانت دینے سے بجٹ کا خسارہ بڑھ جائے گا۔ مزید برآں، مالیاتی، توانائی اور سرکاری شعبے کی ملکیت والی انٹرپرائزز (ایس ای ایز) میں ساختی اصلاحات کا نفاذ

10 جرمن واچ نے پاکستان کو ان چار ممالک میں شامل کیا ہے (دیگر تین چین، بھارت اور فلپائن ہیں) جو 2025ء میں بار بار آنے والے شدید ماحولیاتی واقعات (مستقل خطرات) سے متاثر ہوں گے۔ گلوبل کلائیمٹ رسک انڈیکس (سی آر آئی) 2025ء۔

سیاسی لحاظ سے مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔ پالیسی میں بڑھتی ہوئی بے یقینی اور اصلاحات رکنے سے ملکی خطرے کے پریمیم اور سرمایہ کاروں کے اعتماد پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ اس پس منظر میں بیرونی قرضوں تک رسائی مشکل یا مہنگی ثابت ہو سکتی ہے۔ بیرونی قرضوں کے وسائل کی عدم موجودگی کے ساتھ منصوبہ بندی کے مطابق قرضوں کی واپسی سے بیرونی کھاتوں پر دباؤ پڑے گا، زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی آئے گی اور شرح مبادلہ کا استحکام متاثر ہو جائے گا۔

عالمی تجارت کی تحفظ پسند پالیسیوں کا نتیجہ عالمی مہنگائی کی بحالی اور سخت عالمی مالی حالات کی صورت میں نکل سکتا ہے۔۔۔

ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ عالمی سطح پر تحفظ پسندی پر مبنی تجارتی پالیسیوں میں شدت آنے سے عالمی مہنگائی میں بحالی اور رسدی زنجیروں میں تعطل پیدا ہو سکتا ہے۔ امریکہ اور اس کے اہم تجارتی شراکت داروں کی ملکی قیمتوں میں اضافے اور اس کے نتیجے میں صارفین کی کمزور طلب عالمی معیشت میں کساد بازاری کے حالات پر منتج ہو سکتی ہے۔

عالمی معیشت کا کسادبازاری میں داخل ہونا۔۔۔

تجارتی پابندیوں اور کمزور طلب کے حالات میں مہنگائی کی بلند سطح کے باعث امکان ہے کہ اہم معیشتیں کساد بازاری سے دوچار ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورت حال میں توقع ہے کہ اہم ممالک کے مرکزی بینک مناسب زری پالیسی ردعمل ظاہر کریں گے۔ مزید برآں، جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں ممکنہ اضافے کے باعث عالمی اجناس کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ فرض کیا گیا ہے۔

ملکی محاذ پر کمزور عالمی طلب کے برآمدات پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور درآمدات مزید مہنگی ہو سکتی ہیں، جس سے جاری کھاتے کا خسارہ مزید بڑھ سکتا ہے۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے باعث درآمدی قیمتوں کے بڑھنے سے بلند مہنگائی کی ایک نئی لہر ابھر سکتی ہے۔ خطرے سے گریز کی بلند سطح جیسے ماحول میں پاکستان جیسی ابھرتی منڈیوں کے لیے بیرونی قرضوں کا حصول بہت مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔

ماحولیاتی واقعات کے معاشی استحکام پر منفی اثرات فرض کیے گئے ہیں۔۔۔

مقامی زرعی ٹیکس کی پالیسیوں میں حالیہ تبدیلیوں کے نتیجے میں بنیادی غذائی فصلوں کی کاشت میں کمی واقع ہو سکتی ہے، جس سے غذائی عدم تحفظ میں اضافہ اور غذائی مہنگائی میں تیزی آنے کا خدشہ ہے۔ یہ بات مدنظر رکھتے ہوئے کہ پاکستان کو بلند شدت والے ماحولیاتی تبدیلی کے واقعات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، تو ایسی صورت حال میں بنیادی فصلوں کی کم پیداوار اور بڑے ماحولیاتی واقعات — یعنی 2022ء جیسی شدید بارشیں اور سیلاب اور کچھ علاقوں میں خشک سالی — کے بار بار رونما ہونے کے نتیجے میں شدید غذائی قلت اور معاشی نقصانات فرض کیے گئے ہیں۔ درآمدات پر اضافی دباؤ صارفی اشیا کی قیمتوں میں مزید اضافے کا باعث بنے گا۔

مختصر یہ کہ پیش گوئی کی مدت میں ملکی معیشت کو ادائیگیوں کے توازن پر دباؤ اور بلند مہنگائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔۔۔

نتیجتاً، مالی سال 25ء میں معاشی نمو 1.4 فیصد فرض کی گئی ہے، جبکہ مالی سال 26ء اور مالی سال 27ء میں یہ بالترتیب بڑھ کر 2.0 فیصد اور 2.9 فیصد نمو کی سطح تک پہنچ سکتی ہے۔ ایس ون منظر نامے کے تحت فرض کیا گیا ہے کہ نقصان دہ رسدی دھچکے ملکی معیشت میں جاری مہنگائی میں کمی کے رجحانات کا رخ بدل دیں گے۔ اس لیے مالی سال 25ء اور مالی سال 26ء میں عمومی مہنگائی کا بالترتیب 9.4 فیصد اور 14.9 فیصد تک بڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ مالی سال 27ء میں مفروضہ مہنگائی بتدریج کمی کے بعد 12.3 فیصد پر آجائے گی۔

4.4 دباؤ کی جانچ کے نتائج: نظام کی سطح

سال 2024ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بینکوں کے قرضہ جزدان میں غیر معمولی نمو ہوئی، جس میں قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی سمیت متعدد عوامل نے کردار ادا کیا ہے۔ بینکوں نے 2024ء کی آخری سہ ماہی میں 3,913 ارب روپے کے بھاری قرضے (خام) دیے—یہ سہ بہ سہ ماہی 30.1 فیصد نمو بمقابلہ پچھلی تین سہ ماہیوں کے مقابلے میں منفی 0.2 فیصد اوسط نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ نتیجتاً، بینکاری کے شعبے میں خام غیر فعال قرضوں کے تناسب (جی این پی ایل آر)[11] اور شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر)[12] میں بلند نسب نما کے باعث تیزی سے کمی دیکھی گئی۔ لہٰذا، دباؤ کی جانچ کے مقصد سے قرضوں کے ساتھ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں بھی ردوبدل کیا گیا تاکہ تناسبات کو معقول سطح پر رکھا جا سکے۔ خصوصاً، خام قرضوں اور خطرہ بہ وزن اثاثوں میں گذشتہ پانچ برسوں (وبا کے باعث 2020ء کے علاوہ) کی سال بسال شرح نمو کی اوسط میں اضافہ فرض کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں سال 2024ء کی چوتھی سہ ماہی کے لیے مطابقت شدہ خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 7.3 فیصد اور 21.8 فیصد کی شرح کفایت سرمایہ کے تخمینوں کو حاصل شدہ 6.3 فیصد اور 20.6 فیصد تناسبات کے مقابلے میں استعمال کیا گیا ہے۔

(الف) خطرۂ قرض پر اثر

ایم ایس ٹی کی مشق کے نتائج سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ایس صفر منظر نامے کے تحت خام غیر فعال قرضوں کا تناسب پیش گوئی کی مدت کے ابتدائی نصف حصے میں بلند رہنے کا امکان ہے، جبکہ مدت کے آخر میں اس میں معمولی کمی دیکھی گئی (**شکل 4.3**)۔ قرضوں کی نادہندگی کے تناسب میں ابتدائی اضافے کا سبب ابتدائی نصف مدت میں قرضوں کی نمو میں کمی تھی، جو نسب نما کے اثر کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، پیش گوئی کی مدت کے دوسرے حصے میں قرضوں کی نمو ممکنہ طور پر بحال ہو جاتی ہے اور خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں 100 بی پی ایس

شکل 4.3: نظام کی سطح کے غیر فعال قرضوں کا تناسب

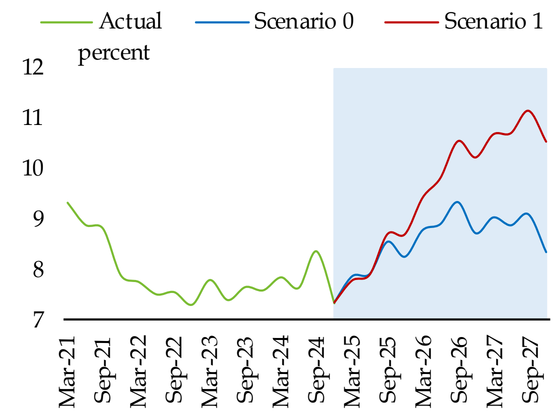

Source: SBP Calculations

کمی پر منتج ہوتی ہے۔ ایس صفر منظر نامے کے تحت مالی سال 25ء تا مالی سال 27ء کے دوران قرضوں میں تقریباً 9 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

نسب نما کے اثرات کے علاوہ سست معاشی سرگرمیاں، بلند مہنگائی اور بلند شرح سود جیسے حالیہ معاشی چیلنجوں کے مؤخر اثرات بھی غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافے پر منتج ہو سکتے ہیں۔ اس لیے، خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 2027ء میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 8.3 فیصد پر مستحکم ہونے سے قبل 7.3 فیصد کی حالیہ ردوبدل شدہ سطح سے بڑھ کر 9.3 فیصد کی بلند سطح تک پہنچ سکتا ہے۔

دوسری جانب، دباؤ کے مفروضاتی منظر نامے ایس ون کے تحت اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں اضافے کا رجحان سامنے آتا ہے، کیونکہ اجناس کی بلند عالمی قیمتوں اور ملکی رسدی دھچکوں کے حالات میں فرضی معاشی سست رفتاری میں تیزی آ جاتی ہے۔ یہ صورت حال قرضوں کی نمو کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ ایس ون کے تحت قرض گاری کے جزدان میں پیش گوئی کی مدت کے دوران اوسطاً 5.7 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ نادہندگی کی شرح میں بھی بتدریج اضافہ ہوتا ہے اور یہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر معمولی کمی کے بعد 10.5 فیصد پر مستحکم ہونے سے قبل 11 فیصد کی بلند سطح تک پہنچ جاتی ہے (**شکل 4.3**)۔

11 خام غیر فعال قرضوں کا تناسب = خام غیر فعال قرضے ÷ خام قرضے۔

12 شرح کفایت سرمایہ = اہل سرمایہ ÷ خطرہ بہ وزن اثاثے۔

ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر

ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات کی پیمائش بینکاری نظام کی شرحِ کفایت سرمایہ سے کی جاتی ہے۔ دونوں منظر ناموں میں بینکاری نظام کی شرحِ کفایت سرمایہ کم ہو جاتی ہے۔ بیس لائن منظر نامے کے تحت شرح کفایت سرمایہ 21.8 فیصد کی موجودہ مطابقت شدہ سطح سے آخر سال 2027ء تک محض 81 بی پی ایس کم رہتی ہے۔ تاہم دباؤ کے منظر نامے میں یہ موجودہ مطابقت شدہ سطح سے 181 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے (**شکل 4.4**)۔

شکل 4.4: نظامیاتی سطح کی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر)

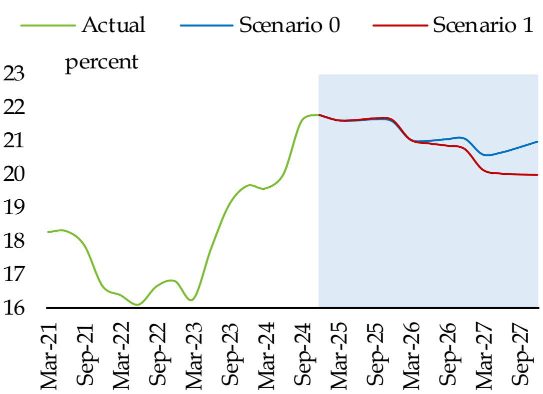

Source: SBP Calculations

تاہم، دونوں منظر ناموں میں بینکاری صنعت پیش گوئی کی پوری مدت کے دوران اپنی شرحِ کفایت سرمایہ کو 11.5 فیصد کے کم از کم مقامی ضوابطی تقاضے اور 10.5 فیصد کے عالمی نشانیے کے مقابلے میں خاصی بلند سطح پر برقرار رکھتی ہے۔

حقیقی معیشت میں فرضی سست رفتاری کی خاصی سطح کے باوجود توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو برقرار رکھے گا کیونکہ: (i) بینکاری کا شعبہ پہلے ہی سرمائے کی بلند بفرز برقرار رکھے ہوئے ہے یعنی 11.5 فیصد کے ضوابطی نشانیے سے 1,030 بی پی ایس[13] زائد؛ (ii) کووڈ19 کے دوران جاری کی گئی 100 بی پی ایس کی سرمایہ جاتی حفاظتی بفر کو اب تک واپس نہیں لیا گیا، جس سے بینکوں کو اضافی سیالیت دستیاب ہو جاتی ہے؛ (iii) مجموعی قیمتوں کے از سر نو تعین میں سازگار فرق کے حالات میں فرضی پالیسی ریٹ میں تبدیلیوں سے دباؤ کے ادوار میں بینکوں کو مزید سہولت فراہم ہوتی ہے؛ اور (iv) بینکاری کے شعبے کا تاریخی لحاظ سے رویہ رہا ہے کہ وہ دباؤ کے حالات میں اثاثہ جاتی جزدان کو پرخطر نجی شعبے کے قرضوں کے بجائے خطرے سے پاک ٹریژری سرمایہ کاریوں پر منتقل کر کے دوبارہ متوازن بناتا ہے۔[14] مزید برآں، ایک مضبوط ضوابطی اور نگرانی کے نظام میں عام طور پر بینک قرض دینے کی حفاظتی حکمت عملی اختیار کرتے ہیں اور ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جن کی نہ صرف قرضہ جاتی ساکھ بہتر ہے بلکہ وہ کلی معاشی دھچکوں کو سہنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

4.5 نتائج: بینکاری اجزا کے اندرونی شعبہ جاتی محرکات

نظام کی سطح کے خطرۂ قرض کے تجزیے کے لحاظ سے بینکاری اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم کے بینک)[15] کے انفیکشن تناسبات کا بھی الگ سے تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بینکاری کی صنعت کا یہ پہلو اس لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ اس بات کو جانچا جا سکے کہ اندرونی شعبہ جاتی تنوع کس طرح مختلف قسم کے معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی لچکداری کو متاثر کرتا ہے۔

خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کی نظامیاتی سطح کو دسمبر 2024ء تک بینکاری نظام کے مجموعی قرضہ جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر متناسب انداز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، جز کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ کو اخذ کرنے کے لیے سرمائے کو بھی متناسب انداز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

13 ردوبدل شدہ سطح 21.8 فیصد کے مقابلے میں۔ دسمبر 2024ء تک 20.6 فیصد کی شرح کفایت سرمایہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بفر 910 بی پی ایس بنتا ہے۔

14 2024ء کے اختتام تک سرکاری شعبے میں بینکوں کے قرضوں کا اکتشاف ان کے مجموعی اثاثوں کا 59.1 فیصد رہا۔

15 یہ درجہ بندی بینکوں کی بیلنس شیٹ کے حجم کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ پورے بینکاری شعبے میں 70ویں پر سنٹائل سے زیادہ اثاثوں والے بینکوں کو 'بڑے' جبکہ 30ویں پر سنٹائل سے کم اثاثوں والے بینکوں کو "چھوٹے" قرار دیا گیا ہے۔ ان دونوں حدود کے درمیان واقع بینکوں کی درجہ بندی "درمیانے" درجے کے بینکوں میں کی جاتی ہے۔

الف) بڑے بینک

شعبۂ بینکاری کے اثاثوں میں تقریباً 77 فیصد حصہ رکھنے والے بڑے بینکوں کے جز میں ایس صفر منظرنامے کے تحت خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں موجودہ مطابقت شدہ 6.7 فیصد سطح کے مقابلے میں آخر 2027ء تک 92 بی پی ایس کا اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم، ایس ون منظرنامے کے تحت انفیکشن تناسب میں اضافہ کچھ تیزی سے ہوتا ہے: پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 220 بی پی ایس (**شکل 4.5**)۔ بیس لائن منظرنامے میں شرح کفایت سرمایہ 81 بی پی ایس کم ہوتی ہے اور دباؤ کے منظرنامے میں یہ 21.9 فیصد کی موجودہ مطابقت شدہ سطح سے پیش گوئی کی مدت تک 182 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے (**شکل 4.6**)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایس صفر اور ایس ون منظرناموں میں شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانیے سے بالترتیب 957 اور 856 بی پی ایس بلند رہتی ہے۔

شکل 4.5: بڑے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

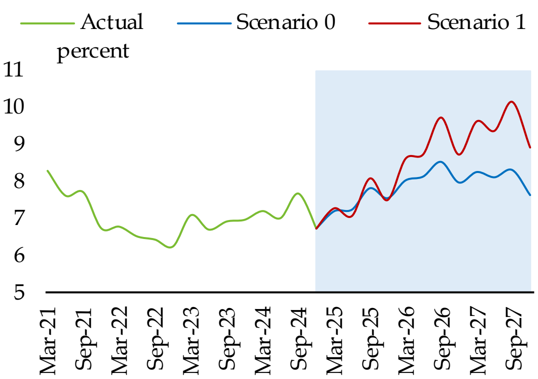

Source: SBP Calculations

بڑے بینک عام طور پر پیش گوئی کی مدت کے دوران دباؤ کو برداشت کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہیں۔ بڑے بینکوں کے پاس دستیاب سرمائے کی بلند سطح اس لچکداری کے پس پردہ ممکنہ طور پر اہم عامل ہے۔ اس طرح وسیع رسائی کے باعث ان بینکوں کے فنڈز پر قدرے کم لاگت آتی ہے، جس سے انہیں قدرے بہتر درجہ بندی کے حامل قرض دہندگان پر مشتمل قرضہ جزدان برقرار رکھنے میں مسابقتی برتری حاصل ہو جاتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کے اچھی سرمائیت کا حامل ہونے اور دباؤ کے منظرنامے میں فرضی دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار رہنے کا امکان ہے۔

ب) درمیانے حجم کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک درمیانے حجم کے بینکوں (مارکیٹ میں تقریباً 17 فیصد حصہ رکھنے والے) کے انفیکشن تناسب میں اس کی موجودہ مطابقت شدہ 9.2 فیصد سطح سے ایس صفر اور ایس ایک منظرنامے کے تحت بالترتیب 126 بی پی ایس اور 301 بی پی ایس اضافہ ہو جاتا ہے (**شکل 4.7**)۔ لہٰذا، دونوں منظرناموں میں شرح کفایت سرمایہ موجودہ مطابقت شدہ 19.9 فیصد سطح کے مقابلے میں بالترتیب 74 اور 165 بی پی ایس نچلی سطح پر رہتی ہے۔ اس لیے توقع ہے کہ درمیانے حجم کے بینک دباؤ کے منظرنامے کے تحت بھی شرح کفایت سرمایہ کے ضوابطی معیارات سے ہم آہنگ رہیں گے (**شکل 4.8**)۔

شکل 4.6: بڑے بینک: شرح کفایت سرمایہ

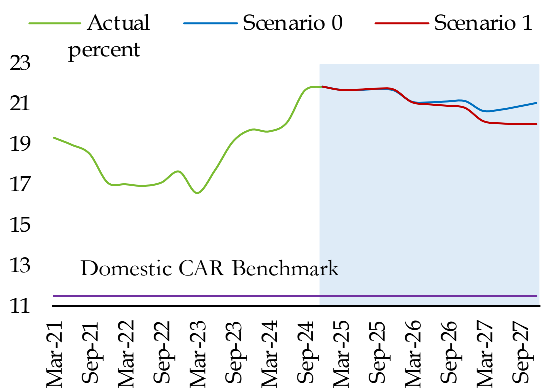

Source: SBP Calculations

شکل 4.7: درمیانے درجے کے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

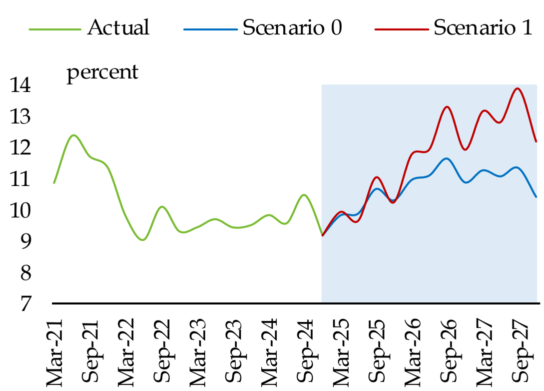

Source: SBP Calculations

ایس صفر اور ایس ون منظرناموں میں درمیانے حجم کے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم ضوابطی شرط (11.5 فیصد) سے بالترتیب 763 اور 672 بی پی ایس فیصدی درجے زائد رہتی ہے۔ اگرچہ ان کی نادہندگی کے تناسبات کی سطح بلند ہے، اور بڑے اور چھوٹے بینکوں کے اجزا کے مقابلے میں ان کی دھچکے سے پہلے کی سرمایہ جاتی بفرز کم ہیں، تاہم درمیانے حجم کے بینکوں کے پاس بھی سرمائے کی خاصی بفرز موجود ہوتی ہیں اور توقع ہے کہ وہ دباؤ کے منظرنامے میں مفروضہ دھچکوں کو برداشت کرلیں گے۔

شکل 4.8: درمیانے درجے کے بینک: شرح کفایت سرمایہ

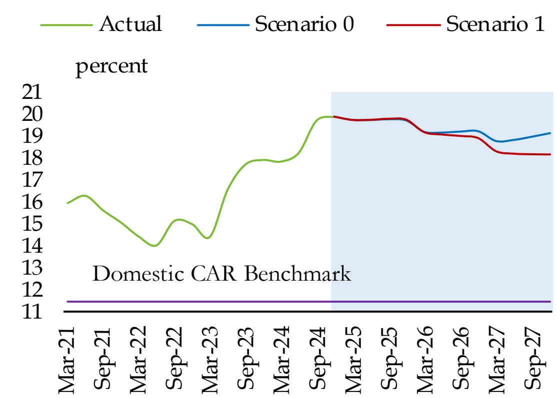

Source: SBP Calculations

ج) چھوٹے بینک

بینکاری شعبے کے اثاثوں میں تقریباً چھ فیصد حصہ رکھنے والے چھوٹے بینک بھی بیس لائن اور دباؤ کے منظرناموں دونوں میں لچکدار پائے گئے ہیں۔ اپنی موجودہ مطابقت شدہ 8.9 فیصد سطح کے مقابلے میں ایس صفر منظرنامے میں قرضوں کی نادہندگی کی شرح میں 122 بی پی ایس اضافہ ہو جاتا ہے، جبکہ منظرنامے کی آخر مدت تک ایس ون منظرنامے میں یہ 293 بی پی ایس بڑھ جاتے ہیں (**شکل 4.9**)۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے چھوٹے بینکوں کی شرحِ کفایت سرمایہ ایس صفر اور ایس ون منظرناموں کے تحت اپنی موجودہ مطابقت شدہ 28.1 فیصد سطح کے مقابلے میں 104 اور 233 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے (**شکل 4.10**)۔ تاہم، ایس صفر منظرنامے میں شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانیہ کے مقابلے میں 1551 بی پی ایس کی مضبوط اور بلند سطح پر رہتی ہے جبکہ ایس ون میں کم از کم تقاضے سے 1422 بی پی ایس زائد ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ اس جزنے کفایت سرمایہ کے معیارات میں خاصا اضافہ کرتے ہوئے اپنی لچکداری کو مزید مضبوط بنایا ہے۔

شکل 4.9: چھوٹے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

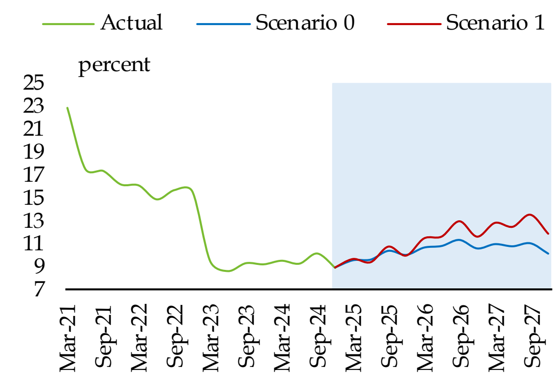

Source: SBP Calculations

بحیثیت مجموعی، بیس لائن منظرنامے کے تحت نادہندگی کی شرح میں معتدل اضافے کا امکان ہے، جبکہ بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت حوصلہ افزا تصویر پیش کرتی ہے اور شرح کفایت سرمایہ ملکی ضوابطی نشانیے سے خاصی بلند سطح پر رہتی ہے۔ مفروضاتی دباؤ کی جانچ کے منظرنامے کے تحت توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ عالمی اجناس کی منڈی کے دباؤ سمیت نقصان دہ عالمی اور ملکی معاشی حالات کے سبب ہونے والی شدید سست رفتاری کے دھچکے کو برداشت کرنے کی

شکل 4.10: چھوٹے بینک: شرح کفایت سرمایہ

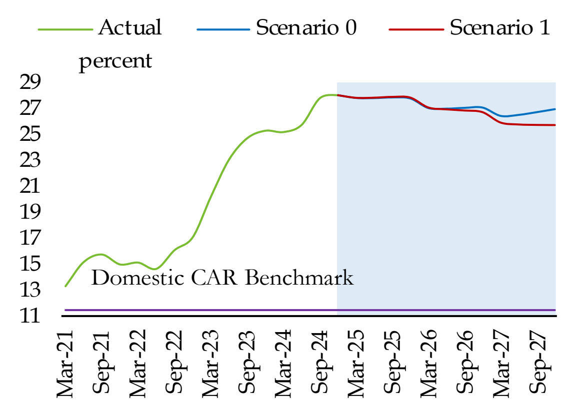

Source: SBP Calculations

پوزیشن میں ہے۔ حجم کے لحاظ سے اس شعبے کے تمام اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے) مفروضہ دباؤ کے حالات کو بھی برداشت کر سکتے ہیں۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بڑے حجم کے بینک جن کا استحکام معیشت اور مالی نظام کے لیے خصوصی افادیت کا حامل ہوتا ہے، ان کی سرمایہ جاتی بفرز کی سطح بلند ہے اور وہ تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت میں مفروضاتی دھچکوں کے اثرات سہنے کے قابل ہیں۔

بینکوں کے دیگر دو اجزا بھی پیش گوئی کی مدت میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ مزید بر آں، بینکاری کے ملکی شعبے نے عام طور پر شدید کساد بازاری میں کافی معقول کارکردگی دکھائی ہے، جیسے کہ 2008ء میں بیرونی شعبے کے بحران، کووڈ 19 کی وبا اور 2022ء کا سیلاب۔ اس کی عکاسی دباؤ کے منظرنامے (ایس ون) کے نتائج سے ہوتی ہے، کیونکہ یہ شعبہ اچھی سرمائیت کا حامل اور لچکدار رہتا ہے۔

تاہم مشرق وسطیٰ اور مشرقی یورپ میں جاری جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے باعث فرض کی گئی اجناس کی عالمی منڈیوں اور کلی مالی حالات کی درست شدت، میعاد اور راستے کے بارے میں پائی جانے والی بے یقینی کی بلند سطح کے باعث دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ابھرتی ہوئی صورت حال پر مسلسل کڑی نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

باکس 4.1: پاکستان میں ماحولیاتی عبوری خطرات اور مالی استحکام

تعارف

ماحولیاتی تبدیلی پاکستانی معیشت کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ جرمن واچ کے عالمی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے (سی آر آئی)[16] نے پاکستان کی درجہ بندی دنیا کے آٹھویں سب سے زیادہ متاثرہ ملک کے طور پر کی ہے۔ ملک کو آفات کے بلند ترین خطرات کا سامنا ہے اور انفورم رسک انڈیکس[17] (2025ء) میں 191 ممالک میں اس کا درجہ 20واں ہے۔ یہ خطرہ بالخصوص موسمیاتی تبدیلی کے باعث وقفے وقفے سے آنے والے سیلابوں کے زیادہ خطرے سے منسلک ہے۔ 2022ء میں پاکستان ماحولیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والا ملک تھا (سی آر آئی 2025ء)، جس کی بنیادی وجہ سیلابوں کے باعث ہونے والے غیر معمولی طور پر بلند معاشی نقصانات تھے۔[18]

ماحولیاتی تبدیلی مالی نظام کو مادی اور عبوری خطرات کے ذریعے متاثر کر سکتی ہے۔[19] مادی خطرہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مالی نظام ایسے فریقین سے وابستہ ہو جن کے اثاثوں کو ماحولیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرات کے باعث نقصان پہنچے۔ اس کے نتیجے میں نادہندگی کے خطرات میں اضافہ یا مالی اثاثوں کی قدر میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب، منتقلی کے خطرات کم کاربن والی معیشت پر منتقلی کے عمل سے جنم لیتے ہیں، جن میں ماحولیاتی پالیسی، ٹیکنالوجی اور مارکیٹ کے احساسات میں تبدیلیاں شامل ہیں۔ مالی اداروں کو ایسے کارپوریٹ اداروں اور مالی اثاثوں کے قرضوں کے انکشاف سے نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے جو اس منتقلی میں زیادہ خطرے سے دوچار ہوں۔

ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں ملک کی معاشی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے سبز بینکاری کے رہنما اصول، اور ماحولیاتی اور سماجی خطرے کے انتظام پر ایک کتابچہ جاری کیا ہے، جس میں بینکوں سے ماحولیاتی خطرات کا جائزہ لینے اور ان کے انتظام کے لیے ضوابطی توقعات متعین کی گئی ہیں۔ مرکزی بینک گذشتہ برسوں میں شائع ہونے والے مالی استحکام کے جائزوں میں سالانہ دباؤ کی جانچ میں طبعی متغیرات کے ذریعے مادی خطرات کے اثرات کو بھی شامل کرتا رہا ہے۔ ماحولیاتی منظرنامے کی جانچ کی مشق کے نتائج پہلی مرتبہ مالی استحکام کا جائزہ برائے 2023ء میں شائع کیے گئے، جن کا مقصد پاکستان کے بینکاری شعبے کی مادی اور عبوری خطرات کے مقابلے میں کمزوری کا اندازہ لگانا تھا۔ یہ باکس گذشتہ برس کی مشق کے تسلسل میں عبوری دور کے خطرات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ تازہ ترین مالی اعداد و شمار اور فرموں کے بڑے نمونے کو استعمال کرتے ہوئے اس باکس میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں فہرست شدہ غیر مالی کارپوریٹ اداروں کی مالی صحت پر کاربن ٹیکس کے اثرات اور اس کے نتیجے میں بینکاری شعبے کے قرضہ جاتی خطرات پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

امکانی نادہندگی پر کاربن ٹیکس کے نفاذ کا اثر:

موسمیاتی پالیسی میں تبدیلیاں جیسے کاربن ٹیکس کا نفاذ، کاربن کے اخراج کے ضوابط اور قابلِ تجدید توانائی کے لازمی تقاضے صاف توانائی میں سرمایہ کاری کی ترغیب دیتے ہیں اور زیادہ کاربن استعمال کرنے والی فرموں پر جرمانے عائد کیے جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں کاربن اخراج کی زیادہ شدت رکھنے والی کمپنیوں کو ضوابط کی تعمیل کے اخراجات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو ان کے منافع اور مارکیٹ میں قدر پیمائی کو متاثر کرتے ہیں۔

اس سیکشن میں دیے گئے تجزیے میں اسٹاک مارکیٹ کی فہرست میں شامل کارپوریٹ اداروں (این ایف سیز) کی امکانی نادہندگی (پی ڈی) پر کاربن ٹیکس کے نفاذ کے اثرات کو دریافت کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ کاربن ٹیکس فرموں کے منافع کو متاثر کرتا ہے، جس سے ان کی اصابت کے اہم اظہاریوں اور قرضہ جاتی ساکھ پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جنہیں اس منظرنامے میں امکانی نادہندگی کے ذریعے ظاہر کیا گیا

16 تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں: جرمن واچ: عالمی ماحولیاتی خطرے کا اشاریہ 2025ء۔

17 تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں: Inform Risk Index ۔

18 حکومتِ پاکستان اور ورلڈ بینک کے اشتراک سے تیار کردہ آفات کے بعد ضروریات کے جائزے کے مطابق نقصانات کا تخمینہ تقریباً 15 ارب امریکی ڈالر اور تعمیرِ نو کی لاگت کا تخمینہ 16 ارب امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔

19 تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں Grippa, P., Schmittmann, J., Suntheim, F. (2019). Climate Change and Financial Risk, Finance & Development, December.

ہے۔ غیر مالی کارپوریٹ اداروں کی امکانی نادہندگی کا تخمینہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ٹنوں میں اخراج (tCO2e) کی سطح پر کاربن ٹیکس کے نفاذ سے لگایا گیا ہے جو 5 ڈالر / tCO2 سے لے کر 50 ڈالر / tCO2 تک[20] ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں ایلٹ مان زیڈ اسکور کے کچھ اظہاریوں کے ساتھ لاگٹ ریگریشن ماڈل کو استعمال کیا گیا ہے، جسے کلی معاشی متغیرات سے مزید تقویت دی گئی ہے۔ ماڈل درج ذیل ہیں:

$$\mathbf{Pr}\ (y_{it} = 1) = \Lambda(X_{it}\beta)$$

$$X = [\frac{WC}{TA}; \frac{Sales}{TA}; \frac{RetEarn}{TA}; \frac{Eqty}{TA}; \frac{EBIT}{TA}; GDP_Growth; Int.Rate\ ]$$

اس ماڈل میں TA فرم کے مجموعی اثاثوں کو ظاہر کرتا ہے، فروخت عکاسی کرتا ہے فرم کی فروخت، WC کا مطلب ہے جاری سرمایہ، RetEarn زیرِ تحویل آمدنی، Eqty ظاہر کرتا ہے فرم کی ایکویٹی اور EBIT سود اور ٹیکسوں سے قبل آمدنی۔

2018ء تا 2023ء کی مدت کے لیے 343 غیر مالی کارپوریٹ اداروں کے پینل کو استعمال کرتے ہوئے ماڈل میں کاربن ٹیکس کے متعلقہ متغیرات میں ردوبدل کے بعد کاربن ٹیکس کی مختلف سطحوں کے ردعمل میں فرموں کی دھچکے سے قبل اور اس کے بعد امکانی نادہندگی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کسی فرم کی نادہندگی کو اسٹیٹ بینک کی کریڈٹ رجسٹری کے فرموں سے مخصوص ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے پراکسی $(y_i = 1)$ بنایا گیا ہے، جس میں کسی فرم کو اس وقت نادہندہ سمجھا جاتا ہے، جب اس کی قرضوں کے واجبات کی ادائیگیاں 90 یا اس سے زیادہ دنوں (OD ≥ 90) کے بعد واجب الادا ہوں۔

فرم کے کاربن کو ٹیکس اسٹینڈرڈ اینڈ پور (ایس اینڈ پی) کے شعبہ وار کاربن گیس کے اخراج کی شدت کو استعمال کرتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے، جنہیں فی ملین ڈالر آمدنی پر خارج ہونے والی ٹنوں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔[21] خصوصاً

کاربن اخراج = اخراج کی شدت * فروخت

کاربن ٹیکس = کاربن کا اخراج * ٹیکس کی شرح

ماڈل کے تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹاک مارکیٹ کی فہرست میں شامل غیر مالی کارپوریٹ اداروں کی امکانی نادہندگی میں معمولی اضافہ ہوتا ہے، کیونکہ نمونے کی اوسط امکانی نادہندگی دھچکے سے پہلے کی 14.9 فیصد سطح سے 170 بی پی ایس کے معمولی اضافے سے 50 امریکی ڈالر / tCO2 کے بلند ترین ٹیکس کی سطح پر 16.6 فیصد تک پہنچ جاتی ہے۔ شعبہ جاتی امکانی نادہندگی کی تقسیم کم از کم فرموں کی نادہندگی کے زون میں (PD > 50 percent) منتقلی کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم ایندھن اور توانائی، کیمیکل، سیمنٹ اور مینوفیکچرنگ جیسے بلند اخراج والے شعبوں پر ٹیکسوں کی بلند سطح کے بعد ان کی امکانی نادہندگی بڑھ جاتی ہے

شکل 4.1.1: کاربن ٹیکس کی مختلف سطحوں پر شعبہ وار امکانی نادہندگی

(پانچ سر فہرست شعبوں کا واجب الادا انکشاف)

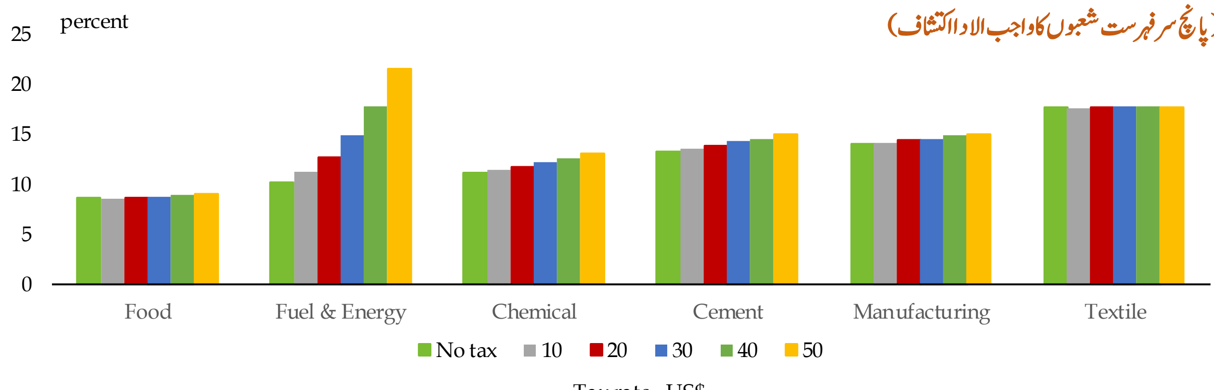

Source: SBP staff estimates

[20] اس مطالعے میں استعمال کیا گیا 5 امریکی ڈالر / tCO2e تا 50 امریکی ڈالر / tCO2e کاربن ٹیکس کی مناسب حد میں ہے، کیونکہ کم آمدنی والے ابھرتے ہوئے ممالک کے لیے آئی ایم ایف (2021ء) نے 25 امریکی ڈالر / tCO2e کی حد مقرر کی ہے۔ مزید برآں، عالمی بینک کے کاربن پرائسنگ ڈیش بورڈ کے مطابق 30 ممالک ایسے ہیں جہاں کاربن ٹیکس ایک ڈالر / tCO2e (یوکرین) سے لے کر 156 /tCO2e (یوراگوئے) تک نافذ ہے، جبکہ اوسط ٹیکس 36 امریکی ڈالر / tCO2e ہے۔

[21] شعبہ جاتی اخراج کی شدت کے لیے ملاحظہ کریں ایس اینڈ پی گلوبل (2021ء)، "منتقلی کا خطرہ: عالمی صنعتوں کے لیے گرین ہاؤس گیسوں کا تاریخی اخراج"۔

اور یہ شعبہ منتقلی کے مقابلے میں زیادہ کمزور نظر آتے ہیں۔ خصوصاً ایندھن اور توانائی کے شعبے میں آپریٹ کرنے والی فرموں کو خاصی مالی مشکلات پیش آسکتی ہیں، کیونکہ 50 امریکی ڈالر / tCO2 کی ٹیکس شرح پر دھچکے کے بعد شعبے کی امکانی نادہندگی میں 21.6 فیصد اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوسری جانب، کارپوریٹ قرضوں میں سب سے بڑا حصہ رکھنے والے اور دھچکے سے قبل امکانی نادہندگی کی قدرے بلند سطح رکھنے کے باوجود ٹیکسٹائل کا شعبہ کاربن ٹیکس کے نفاذ کے رد عمل میں قدرے لچکدار رہتا ہے۔ اس سے ٹیکسٹائل کے شعبے میں آپریٹ کرنے والی فرموں کی مضبوط مالی صحت کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 4.1.1**)۔

تجزیے کے نتائج سے کچھ شواہد فراہم ہوتے ہیں کہ کاربن ٹیکس کا نفاذ منافع میں کمی کے باعث اسٹاک ایکس چینج کے فہرستی غیر کارپوریٹ مالی اداروں کی امکانی نادہندگی پر اثرانداز ہو سکتا ہے۔ تاہم، ان فرموں کو پہلے سے دستیاب مالی کشن کے باعث امکانی نادہندگی پر قدرے محدود اثرات مرتب ہوں گے۔ متوقع قرضہ جاتی نقصان (ای سی ایل) کے تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ 50 امریکی ڈالر / tCO2 کی بلند ترین ٹیکس سطح پر اس میں دھچکے سے پہلے کی سطح 61 ارب روپے کے علاوہ مزید 55 ارب روپے کا اضافہ ہو تا ہے (**شکل 4.1.2**)۔[22] اس شعبے کی بلند سرمایہ جاتی بنیاد کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع کی جاتی ہے کہ اس کا بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر معمولی اثر پڑے گا۔ اس سے قطع نظر، کاربن کے اخراج کی بلند شدت کے حامل شعبوں کی کمزوریاں بر قرار رہتی ہیں، جس کے لیے بینکوں کو ضروری مستعدی میں اضافے کے ساتھ حکومت کی جانب سے عائد کردہ کاربن ٹیکس پالیسی سے ہم آہنگ ہونا پڑے گا۔

شکل 4.1.2: متوقع قرضہ جاتی نقصان

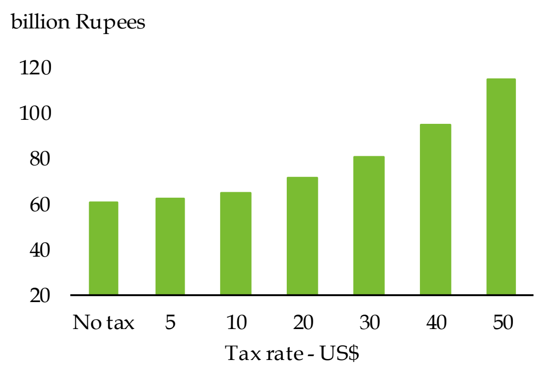

Source: SBP Staff estimates

سودی کوریج کے تناسب پر کاربن ٹیکس کے اثرات:

امکانی نادہندگی (پی ڈی) پر مبنی ماڈل کئی عوامل پر انحصار کرتا ہے، خصوصاً تاریخی نادہندگی کی پست شرح اور مضبوط مالی کشن پر جو امکانی نادہندگی پر کاربن ٹیکس کے مجموعی اثرات کو گہرا کرنے کی مضبوط صلاحیت رکھتے ہیں۔ کارپوریٹ اداروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر کاربن ٹیکس کے اثرات زائل کرنے کے لیے مختلف سطح کے کاربن ٹیکسوں پر فرموں کی سودی کوریج کے تناسب (آئی سی آر) کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ آئی سی آر ایک مالی پیمانہ جسے ذیل میں دیے گئے طریقے سے اخذ کیا جاتا ہے:

آئی سی آر = (آمدنی قبل از سود اور ٹیکس (ای بی آئی ٹی) / سودی اخراجات)

آئی سی آر کے ذریعے کسی فرم کی آمدنی قبل از سود اور ٹیکس (ای بی آئی ٹی) کی وسعت اس کے سودی اخراجات کا احاطہ کر سکتی ہے۔ عام طور پر بلند تناسب سے ظاہر ہو تا ہے کہ ایک فرم اپنے سودی واجبات ادا کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہے۔ دو سے زائد آئی سی آر قدر کو محفوظ سمجھا جاتا ہے اور اس سے کسی فرم کی جانب سے اپنی آمدنی سے دگنے سودی اخراجات کی ادائیگی کی صلاحیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ دوسری جانب، آئی سی آر کی دو (2) سے کم قدر کو خطرناک سمجھا جاتا ہے، جبکہ ایک (1) سے نیچے قدر کسی کمپنی میں سودی اخراجات کی ادائیگی نہ کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔

سال 2023ء کے سالانہ مالی گوشوارے کے ڈیٹا[23] کی بنیاد پر اسٹاک فہرست میں شامل غیر کارپوریٹ مالی کمپنیوں (این ایف سیز) کی اوسط آئی سی آر 2.51 گنا (2.51X) ہے۔ ٹیکس سے پہلے آئی سی آر کی نچلی سطح کو 2023ء میں تاریخی لحاظ سے بلند شرح سود سے منسوب کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے فرموں کے سودی اخراجات میں کافی اضافہ ہو گیا تھا۔ کاربن ٹیکس کے نفاذ کے ساتھ اوسط آئی سی آر 25 امریکی ڈالر / tCO2 کی شرح پر گر کر 2.2X پر آجاتی ہے، اور 50 امریکی ڈالر / tCO2 کے ٹیکس کی بلند ترین شرح مزید کم ہو کر 1.85X پر آجاتی ہے۔ بلند ٹیکس کی شرحوں پر اوسط آئی سی آر میں کمی سے بلند کاربن اخراج کی شدت کی حامل فرموں کی عبوری منتقلی کے خطرے کے مقابلے میں کمزوری میں اضافے کا پتہ چلتا ہے۔

---

22 متوقع کریڈٹ نقصان (ای سی ایل) کا حساب یوں لگایا جاتا ہے: ECL = PD × LGD × EA۔ جہاں ڈیفالٹ کی صورت میں نقصان (ایل جی ڈی) کو تموین کوریج تناسب کے ذریعے پراکسی کیا گیا ہے، جبکہ ڈیفالٹ کے وقت انکشاف (ای اے ڈی) کمپنی کا بقایا قرضہ جاتی انکشاف ہے، جسے اسٹیٹ بینک کی کریڈٹ رجسٹری سے حاصل کیا گیا ہے۔

23 ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں فہرست شدہ غیر مالی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا تجزیہ ۔

دھچکے سے قبل خطرے سے دوچار قرضوں (ICR<2) میں کارپوریٹ اداروں کے واجب الادا قرضوں کے اکتشاف اور نجی شعبے کے مجموعی قرضوں کا تناسب 17.4 فیصد بنتا ہے، جو 50 امریکی ڈالر / tCO2 کے ٹیکس کی بلند ترین سطح پر 244 بی پی ایس اضافے کے ساتھ 19.8 فیصد تک پہنچ سکتا ہے (**شکل 4.1.3**)، جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ فرم کی آمدنی پر کاربن ٹیکس کے دھچکے کی سطح کے باعث مالی استحکام کو کچھ خدشات لاحق ہو سکتے ہیں۔

شکل 4.1.3: اوسط آئی سی آر

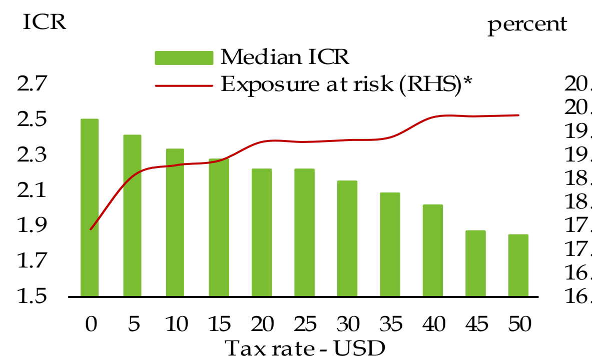

* Exposure of firms with ICR<2 to private sector credit
Source: SBP staff estimates

شکل 4.1.4: غیر فعال قرضوں کا تناسب

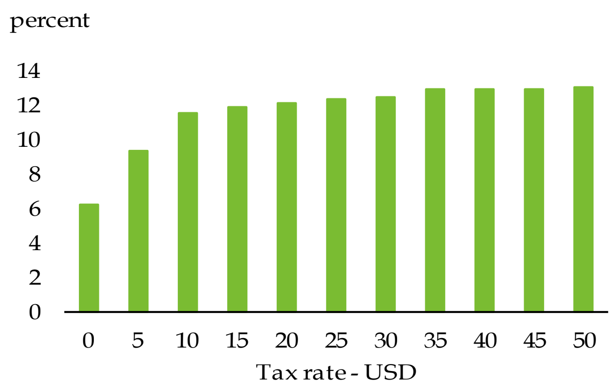

Source: SBP staff estimates

یہ فرض کرتے ہوئے کہ سودی کوریج کا تناسب (آئی سی آر) ایک فیصد کی تشویشناک سطح پر ہے، یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ دھچکے کے بعد غیر فعال قرضوں کا تناسب (این پی ایل آر) 25 امریکی ڈالر / tCO2 کی ٹیکس شرح پر اپنی موجودہ 6.3 فیصد سطح سے بڑھ کر 12.4 فیصد تک پہنچ جاتا ہے، اور 50 امریکی ڈالر / tCO2 کی سطح پر یہ مزید اضافے کے ساتھ 13.1 فیصد پر پہنچ جاتا ہے (**شکل 4.1.4**)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری کے شعبے میں ایسے قرض گیر خاصی تعداد میں موجود ہیں جو بلند اخراج کی شدت کے حامل ہیں اور دھچکے کو جذب کرنے کے حوالے سے قرض واپس کرنے کی قدرے کمزور صلاحیت رکھتے ہیں۔ شعبہ جاتی تجزیے سے مزید پتہ چلتا ہے کہ ایندھن اور توانائی، سیمنٹ اور کیمیکل کے شعبوں میں آپریٹ کرنے والی فرموں کو دھچکے سے قبل اوسط آئی سی آر میں بیشتر کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو منتقلی کی میعاد میں ان کی کمزوری کو بڑھا سکتی ہے (**شکل 4.1.5**)۔

یہ تخمینے ان مفروضات پر مبنی ہیں کہ فرمیں کاربن کے اخراج پر عائد کاربن ٹیکس کو مکمل طور پر جذب کر لیتی ہیں۔ تاہم، عملی طور پر پیداوار کی قیمتوں، مقداروں، پیداواری طریقوں اور خام مال سمیت تمام اجزا کو منتقلی کے عمل سے ہم آہنگ ہونا پڑتا ہے۔ ان محرکات کی ماڈلنگ بہت پیچیدہ کام ہے اور اس مشق کے دائرہ کار میں شامل نہیں۔ لہٰذا، ان نتائج کی تشریح کاربن ٹیکس کے نفاذ کے باعث فرموں پر مرتب ہونے والی اضافی مالی اثرات کے طور پر کی جا سکتی ہے۔

مالی استحکام کے تناظر میں اس تجزیے میں کچھ شواہد فراہم کیے گئے ہیں کہ پاکستان میں قرضوں کی بڑی استعمال کنندہ فہرستی غیر مالی فرموں کو کاربن ٹیکس کے نفاذ کی صورت میں مالی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ امکان ہے کہ یہ بینکاری نظام کے قرضہ جاتی اکتشاف کے خطرات کو متاثر کرے گا، جبکہ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے حوالے سے بھی مضمرات کا حامل ہو سکتا ہے۔ اس لیے، ملک کو کم کاربن کی حامل معیشت پر منتقلی کی پالیسیوں کو احتیاط سے بنانے کی ضرورت ہوگی تاکہ مؤثر انداز میں منتقلی کو یقینی بنایا جا سکے۔

شکل 4.1.5: بلحاظ شعبہ آئی سی آر

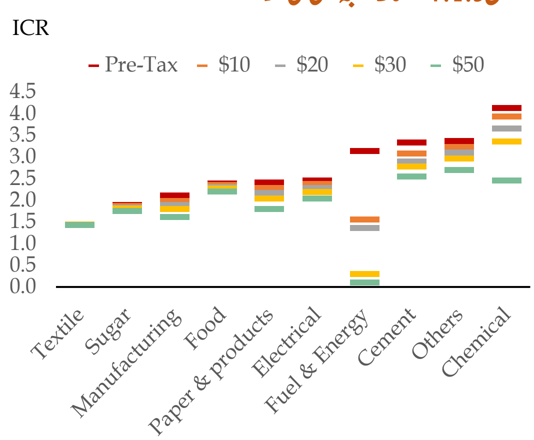

Source: State Bank of Pakistan